فضیلۃ الشیخ ابو عمر فضل الحق عبد الکریم
(مدرس حرم مکی شریف)

نماز میں امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا ثبوت

شیخ ابو عمر فضل الحق عبد الکریم حفظہ اللہ تعالیٰ مکۃ المکرمہ کے مدرسہ دار الحدیث میں استاذ ہیں اور حرم مکی شریف میں مسلسل پچیس برس سے درس دے رہے ہیں۔ آپ نے مفتیٔ اعظم سعودیہ فضیلۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ، محدّثِ عصر علامہ ناصر الدین البانی اور دیگر بڑے بڑے شیوخ سے علم حاصل کیا۔ اردو زبان میں آپ کے درس انتہائی مؤثر اور دلنشین ہوتے ہیں جنھیں سن کر بہت سے لوگ اپنے فاسد عقائد سے تائب ہو کر موحد و متبع سنت بن چکے ہیں۔ موصوف کی ایک کتاب "اظہارِ حق" نامی، ایک دوست چوہدری خضر حیات صاحب چٹھہ کے پاس دیکھنے کو ملی تھی جو چند سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہ کر ان کے درس سے مستفید ہوتے رہے۔ اس کتاب میں آپ نے امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنے، آمین بالجہر، رفع الیدین اور ایک ہاتھ سے مصافحہ پر کتاب و سنت سے دلائل جمع کیے ہیں —— راقم الحروف کو اس دفعہ بتوفیقِ باری تعالیٰ اور اس کے بے پایاں فضل و احسان سے حرمین شریفین میں حاضری کا موقع ملا تو ان سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ راقم نے ان سے "حرمین" کے لیے قلمی تعاون نیز ان کی مذکورہ کتاب بالاقساط "حرمین" میں شائع کرنے کی درخواست کی جو انھوں نے بخوشی منظور فرمائی —— افادۂ عام کی غرض سے اس کتاب کے پہلے باب "نماز میں امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا ثبوت" کی پہلی قسط ہدیۂ قارئینِ کرام ہے۔

(مدیر)

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی پہلی حدیث

"عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے"۔
(بخاری، مسلم۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ)

حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری ص۲۱۴ میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں "حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایتِ سفیان اپنی مسند میں مزید الفاظ کے ساتھ یہی حدیث بیان کی ہے۔ یعقوب نے سفیان سے اور سفیان نے حمیدی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اسمٰعیلی کے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔ اور ابو نعیم کے نزدیک مستخرج میں عثمان بن ابی شیبہ کی روایت بھی اسی طرح موجود ہے اور اس سے یہ بات متعین ہوگئی کہ یہاں مراد نماز ہی میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا ثبوت ہے۔ حافظ ابنِ عبدالبر رحمہ اللہ —— اپنی کتاب تمہید شرح مؤطا میں کہتے ہیں" دوسرے علماء ومحدثین نے کہا ہے کہ مقتدیوں میں۔ سے کوئی بھی اپنے امام کے پیچھے جہری قرأۃ کے وقت بھی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عام ہے کہ "جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی"۔ اس حکم عام کو کوئی چیز بھی خاص نہیں کرسکتی۔ اس لیے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نمازیوں میں سے کسی نمازی کے لیے خاص نہیں کیا ہے، بلکہ یہ حکم عام ہے ہر ایک کے لیے۔ پس یہ حدیث اپنے عموم کی بنا پر امام اور مقتدی دونوں کے لیے ہے۔ اس لیے کہ اس میں امام، مقتدی اور منفرد کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

اور علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح البخاری میں کہا ہے "اس حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ میں یہ دلیل موجود ہے کہ تمام نمازوں میں امام ومقتدی ومنفرد پر سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے شرح صحیح البخاری ص۹۶ پر لکھا ہے کہ یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے، تو یہ ہر رکعت میں ضروری ہے، چاہے وہ منفرد یعنی اکیلا ہو یا وہ امام ہو یا مقتدی ہو، اور چاہے امام خاموش نماز پڑھائے یا جہری نماز پڑھائے۔ ہر حالت میں سورہ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی حدیث کو اختیار کیا ہے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے، اگرچہ وہ نماز امام کے پیچھے پڑھ رہا ہو۔

اور علامہ عینی رحمہ اللہ نے شرح صحیح البخاری جلد ۳ صفحہ ۶۴ میں کہا ہے کہ اس حدیث سے یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت سے دلیل لی ہے عبداللہ بن مبارکؒ نے اور امام اوزاعیؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اور ابو داؤدؒ نے کہ تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور مقتدی کے لیے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کی اجازت بلاقید ثابت ہو چکی ہے اُس حدیث سے، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے جزءُ القراۃ میں اور امام ترمذی اور ابن حبان رحمہما اللہ نے اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی مکحول سے روایت کیا اور مکحول محمود بن ربیع سے، انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ فجر کی نماز میں پڑھنا مشکل ہو گیا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "تم شاید اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ تو ہم نے کہا "ہاں" تو آپؐ نے فرمایا: ایسا مت کرو، صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔ کیوں کہ جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ اس باب میں یہی حدیث اہم ہے۔

(فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۸۵)

اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب نیل الاوطار جلد دوم صفحہ ۲۱۱ پر ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث (عبادہؓ والی) نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی تعیین پر دلالت کرتی ہے اور سورہ فاتحہ کے علاوہ ——— دوسری کوئی چیز کافی نہیں ہو سکتی۔ اور امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور صحابہؓ اور تابعینؒ اور ان کے بعد والے جمہور علماء اسی طرف گئے ہیں۔ اس لیے کہ اس حدیث میں جو نماز نہ ہونے کا بیان ہے تو یہ نفی اور انکار ذاتِ نماز کے لیے ہے یعنی نماز ہی نہیں ہوتی۔ اور اگر ذاتِ نماز کی طرف نفی نہیں ہے تو جو اس سے قریب ہے اس کی نفی ہوگی۔ ذاتِ نماز کے قریب صحتِ نماز ہے۔ یعنی بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہی صحیح نہیں ہوتی۔ اس لیے اس نفی اور انکار سے کمالِ نماز کی نفی نہیں ہے (اور اگر یہ نفی کمالِ نماز کی بھی اگر کوئی مراد لے لے تو اس سے پوچھئے کہ آپ کو کامل نماز چاہیے یا ناقص؟ یقیناً اگر نمازی سچا ہے تو وہ کامل نماز ہی کو پسند کرے گا تب بھی سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ٹھہرا۔

امام **نووی** رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم صفحہ ۱۷۰ پر لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "لَا صَلٰوۃَ" کا معنیٰ یہ ہے کہ نماز کامل نہیں ہوتی۔ تو ہم اُن کی اس بات پر کہتے ہیں کہ ان کا کہنا ظاہری لفظ کے خلاف ہے اور اس کی تائید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَا یَقْرَأُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔"

"وہ نماز کافی نہیں ہے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے۔"

اس حدیث کو امام ابو بکر بن خزیمہ اور ابو حاتم بن حبان اور امام دارقطنی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

امام دارقطنی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ حدیثِ رسولؐ بیان کی ہے کہ آدمی کی نماز اس کے لیے کافی نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھے۔ اس حدیث کو اسماء رجال کے امام ابنِ قطان رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو خاموشی سے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَامٍّ۔ الخ"

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی نماز پڑھے، جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی ہو، تو وہ نماز "خداج" یعنی بیکار ہے۔" (مسلم شریف ص ۱۶۹)

علامہ خطابی رحمہ اللہ نے معالم السنن میں ذکر کیا ہے کہ "خداج" کا مطلب ہے کہ وہ نماز ناقص ہے اور یہ نقص نماز کو فاسد اور باطل کرنے کے معنی میں ہے۔ عرب حضرات کا محاورہ ہے کہ:

"اخدجت النّاقۃ: اذا القت ولدھا وھو دم لم یستبن خلقہ فھو مخدج۔"

"اونٹنی نے خداج کیا (یہ اس وقت کہتے ہیں) جب اونٹنی ایسا بچہ گرا دے جو ابھی خون کا لوتھڑا تھا اور اس کی شکل و صورت بھی نہیں بنی تھی۔ ایسے گرائے ہوئے لوتھڑے کو مخدج کہتے ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی پوری نماز اسی طرح بے کار لوتھڑے کی طرح ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جزء القرأۃ میں لغتِ عرب کے ماہر ابوعبیدہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اِذَا اَسْقَطَتْ وَالسِّقْطُ مَيِّتٌ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ"

"اونٹنی نے خداج کیا۔ یعنی اُس نے بچہ گرا دیا، اور نا تمام گرا ہوا بچہ مُردہ ہوتا ہے، جس سے کوئی نفع نہیں ہے۔"

یہی "خداج" کا لفظ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔ یعنی بغیر سورہ فاتحہ کے نماز بے فائدہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ ملّا علی قاری حنفی رحمہ اللہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں، سورہ فاتحہ خاموشی سے پڑھ لو، آواز کے بغیر۔

اسی طرح شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ آہستہ اپنے جی میں پڑھ لو۔ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتوٰی دیا ہے:

"اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ" (اس کو آہستہ آہستہ پڑھ لو)

معنٰی یہ ہے کہ اس طرح آہستہ آہستہ پڑھو کہ تم خود اپنے دل میں سُن لو۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے معرفۃ السنن میں ذکر کیا کہ سورہ فاتحہ کو کسی حالت میں بھی امام کے پیچھے نہ چھوڑو، چاہے امام جہری نماز پڑھائے یا غیر جہری نماز۔

تیسری حدیث

"عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِيْ وَاللّٰهِ۔ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا"

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپؐ پر پڑھنا مشکل ہو گیا۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ ہم نے کہا ہاں، یا رسول اللہ ہم پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا مت کرو۔ صرف سورہ فاتحہ پڑھا لیا کرو۔ اس لیے کہ اُس کی نماز نہیں ہوتی جو اسے نہ پڑھے۔"

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام ابوداؤدؒ اور امام

نسائیؒ وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ معالم السنن میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث بالکل صریح اور صاف ہے کہ سورہ فاتحہ ہر اُس شخص پر واجب ہے جو امام کے پیچھے نماز پڑھے، چاہے امام جہری نماز پڑھائے یا سرّی۔ اس حدیث کی سند "جید" یعنی بہترین ہے۔ جس پر کوئی طعن نہیں ہے۔

علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی رحمہ اللہ نے سعایہ میں لکھا ہے، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی حدیث صحیح اور قوی سند کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے معرفۃ السنن والآثار میں امام زہری رحمہ اللہ کی یہ روایت بیان کی ہے:

"زہری نے محمود بن ربیع سے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔"

چوتھی حدیث

"عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ وَمَكْحُوْلٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ كَذَا قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ"

"زید بن واقد سے روایت ہے، وہ حرام بن حکیم اور مکحول سے روایت کرتے ہیں، وہ رافع بن محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہیں اسی طرح کہا کہ انھوں نے عبادہ بن صامت

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور ابونعیم جہری نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا کہ میں نے آپ کو نماز میں کچھ کرتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ وہ بولے میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا ہے اور ابونعیم زور سے قرأۃ کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا ہاں! ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک جہری نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے کوئی میری قرأت کے وقت کچھ پڑھ رہے تھے؟ ہم نے کہا ہاں یا رسولؐ اللہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تبھی میں کہہ رہا تھا کہ کیا بات ہے کہ مجھ سے قرآن مجید چھینا جا رہا ہے۔ تم میں سے کوئی میری جہری قرأت کے وقت ہرگز قرآن میں سے کچھ نہ پڑھے سوائے سورہ فاتحہ کے۔"

امام دارقطنیؒ نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ بخاریؒ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

پانچویں حدیث

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ یَقْرَاُ قَالُوْا اِنَّا نَفْعَلُ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ یَّقْرَاَ اَحَدُکُمْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔"

"محمد بن ابی عائشہ سے روایت ہے، وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید تم امام کی قرأت کے وقت پڑھتے ہو، انھوں نے کہا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا مت کرو مگر تم سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔"

اس کو بیہقیؒ اور بخاریؒ نے قرأت کے جزء میں روایت کیا ہے۔

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آہستہ اپنے جی میں سورہ فاتحہ پڑھ لے۔ اور بیہقی کی ایک روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے، اور اصحابِ کرامؓ سب کے سب ثقہ ہیں، اس لیے سند کے راویوں کے نام ذکر نہیں کیے، اور یہ نقصان وہ بات بھی نہیں ہے کیوں کہ یہ حدیث اس سے بھی زیادہ صحیح حدیث کے خلاف نہیں ہے (بلکہ موافق ہے) حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے تلخیص الحبیر صـ۸۶ـ میں کہا کہ اس حدیث کی سند

حسن ہے۔

چھٹی حدیث

"عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ وَالْاِمَامُ يَقْرَءُ فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اَوْ يَقْرَءُ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ"

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے نماز پوری فرمائی تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا، کیا تم نماز میں امام کے پڑھتے وقت قرأت کرتے ہو؟ یہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ تو کسی کہنے والے یا کہنے والوں نے کہا، ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ بس تم آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔"

اس کو امام بخاریؒ نے جزء القرأۃ میں اور ابنِ حبانؒ نے اپنی صحیح میں اور ابو یعلیٰؒ نے بھی اور طبرانیؒ نے اوسط میں روایت کیا ہے۔ مجمع الزوائد میں امام بیہقیؒ نے کہا کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

ساتویں حدیث

"حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَّاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَضْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرٌو بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قَالُوْا نَعَمْ اِنَّا لَنَهُذُّ هٰذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ"

(جزء القرأۃ للامام بخاری)

"ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی امام بخاریؒ نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی جماع بن ولید نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی نضر نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی عکرمہ نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی عمرو بن سعد نے وہ عمرو بن شعیبؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ سوائے سورہ فاتحہ کے اور قرأت مت کرو۔"

(جاری ہے)